بسم اللہ الرحمن الرحیم

ملک شام کے انقلاب کا پیغام

ابو معاویہ شارب بن شاکر السّلفی
بینی پٹی ،مدھوبنی۔بہار

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم،امابعد:

برادران اسلام !

آپ نے نیوز واخبار اور سوشل میڈیا کے ذریعے یہ خبر ضرور سنی ہوگی کہ 08/دسمبر/2024 کے دن ملک شام کے اندر انقلاب آیا اور ایک ظالم وجابر ،ڈکٹیٹر حاکم بشار الاسد کے ظلم وستم کا خاتمہ ہوا اور وہ اپنا ملک چھوڑ کر راتوں رات فرار ہوگیا تو اسی سلسلے میں آج کے خطبۂ جمعہ کا موضوع ہے ملک شام کے انقلاب کا پیغام،آیئے سب سے پہلے ہم یہ جانتے ہیں کہ یہ ملک شام ہے کہاں ؟اور ہماری شریعت میں اس کی کیا اہمیت وفضیلت ہے ؟

یہ ملک شام جسے اب زیادہ تر لوگ سیریا کے نام سے جانتے ہیں،یہ کوئی چھوٹا موٹا ملک نہیں ہے بلکہ یہ ایک وسیع وعریض سرزمین اور بہت بڑا ملک ہے جسے ایک سازش کے تحت چار حصوں میں تقسیم کردیا گیا تھا ورنہ شام کے اندر موجودہ شام یعنی سیریا کے ساتھ ساتھ فلسطین،اسرائیل،لبنان اور اردن جسے جورڈان بھی کہتے ہیں یہ سب ممالک شامل ہیں،آپ یہ بات اچھی طرح سے جان لیں کہ قرآن وحدیث کے اندر جب کبھی بھی شام کا تذکرہ ہوتا ہے تو اس سے مراد یہ ساری زمینیں اور سارے علاقے وخطے ہوتے ہیں،ملک شام کو شام اس لئے کہتے ہیں کہ یہ کعبہ کے بائیں جانب واقع ہے جیسا کہ امام بخاریؒ نے اپنی کتاب میں اس بات کی وضاحت کی ہے کہ ”سُمِّيَتِ اليَمَنَ لِأَنَّهَا عَنْ يَمِينِ الكَعْبَةِ وَالشَّأْمَ لِأَنَّهَا عَنْ يَسَارِ الكَعْبَةِ وَالمَشْأَمَةُ المَيْسَرَةُ وَاليَدُ اليُسْرَى الشُّؤْمَى وَالجَانِبُ الأَيْسَرُ الأَشْأَمُ“ ملک یمن کا نام یمن اس لئے پڑا کہ وہ کعبہ کے دائیں جانب واقع ہے اور ملک شام کو شام اس لئے کہتے ہیں کہ یہ کعبہ کے بائیں جانب واقع ہے،مشأمہ بائیں جانب کو کہتے ہیں اور بائیں ہاتھ کو شؤمی کہتے اور بائیں جانب کو اشأم کہتے ہیں۔(بخاری:3499)

میرے دوستو!

اس ملک شام کی ہماری شریعت میں بہت ہی زیادہ اہمیت وفضیلت ہے، شروع زمانے سے ہی یہ نبیوں اور رسولوں کا مسکن ومدفن رہاہے، سیدنا ابراہیم وحضرت لوط علیہما الصلاۃ والسلام کو اسی سرزمین کی طرف ہجرت کرنے کا حکم ہوا تھا، سیدنا اسحاق ویعقوب، سیدنا داؤد وسلیمان، سیدنا الیاس والیسع، سیدنا زکریا ویحیٰ، سیدہ مریم وسیدنا عیسی علیہم الصلاۃ والسلام اور دیگر بہت سارے نبیوں اور رسولوں کو اسی سرزمین پر مبعوث کیا گیا تھا، یہی وہ سرزمینِ شام ہے اور یہی وہ خطہ ہے جہاں مسجد اقصی بھی قائم ہے جس کی زیارت معراج کے موقع سے آپ ﷺ کو یہ کہہ کر کرائی گئی کہ "الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ" یہ وہ سرزمین ہے جس کے ارد گرد ہم نے برکتیں ہی برکتیں رکھی ہیں۔ (الاسراء: 01) جہاں اللہ نے اس سرزمین کے لئے برکتیں ہی برکتیں رکھی ہیں وہیں جناب محمد عربی ﷺ نے بھی اس سرزمین کے لئے برکت کی دعا فرماتے ہوئے کہا کہ " اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا" اے اللہ تو ملک شام میں برکت نازل فرما۔ (بخاری: 1037) میرے بھائیو! یہ سرزمین شام وہی خطہ وعلاقہ ہے جس کے طرف ہجرت کرنے کی نبیٔ کریم ﷺ نے ترغیب دلائی ہے کیونکہ اس سرزمین پر بسنے والے باشندوں کی حفاظت کی ذمہ داری خود رب العزت نے لے رکھی ہے جیسا کہ عبداللہ بن حوالہؓ بیان کرتے ہیں کہ جناب محمد عربی ﷺ نے فرمایا "عَلَيْكَ بِالشَّامِ فَإِنَّهَا خِيرَةُ اللَّهِ مِنْ أَرْضِهِ يَجْتَبِي إِلَيْهَا خِيرَتَهُ مِنْ عِبَادِهِ" کہ اے لوگو! فتنوں کے دور میں شام کو لازم پکڑ لینا کیونکہ یہ سرزمین اللہ کا پسندیدہ اور بہترین سرزمین ہے، اور ایک دوسری روایت کے الفاظ ہیں کہ " صَفْوَةُ اللَّهِ مِنْ أَرْضِهِ الشَّامُ" اللہ نے اپنی پیدا کردہ زمین میں سے سرزمین شام کا انتخاب فرمایا ہے۔ (الصحیحۃ: 1909) اور اللہ اپنے نیک بندوں کو اسی سرزمین پر جمع فرمادے گا، اور اگر تمہیں شام میں رہنا راس نہ آئے تو ملک یمن میں سکونت اختیار کرنا اور اپنے تالابوں کا پانی پینا (لیکن شام کے بارے میں یہ بات یاد رکھنا کہ) " فَإِنَّ اللَّهَ تَوَكَّلَ لِي بِالشَّامِ وَأَهْلِهِ" اللہ رب العزت نے مجھ سے شام اور اہل شام کے متعلق (فتنوں سے حفاظت کی) ضمانت دی ہے۔ (ابوداؤد: 2483، صحیح الجامع للألبانیؒ: 1442) فتنوں کے دور میں ملک شام میں سکونت اختیار کرنے کی ترغیب آپ ﷺ نے اس لئے دی ہے کیونکہ فتنوں کے دور میں ایمان ملک شام میں ہی محفوظ رہ سکے گا جیسا کہ اس بات کی وضاحت خود جناب محمد عربی ﷺ نے کی ہے اور فرمایا" أَلَا وَإِنَّ الْإِيمَانَ حِينَ تَقَعُ الْفِتَنُ بِالشَّامِ" کہ اے میری امت کے لوگوں ایک بات ہمیشہ یادرکھنا کہ جس زمانے میں فتنے رونما ہوں گے اس وقت ایمان ملک شام میں ہوگا۔ (احمد: 21733، اسنادہ صحیح) صرف یہی نہیں کہ اللہ رب العزت نے ملک شام والوں کی حفاظت کی گارنٹی لی ہے بلکہ ملک شام سے فرشتوں کو بھی محبت ہے اور وہ اپنے اپنے پروں سے ملک شام کو گھیرے رکھتے ہیں جیسا کہ سیدنا زید بن ثابتؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا "طُوبَى لِلشَّامِ" شام والوں کے لئے خوشخبری ہے تو صحابۂ کرام نے کہا کہ " لِأَيِّ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ" اے اللہ کے نبی ﷺ کس وجہ سے اور کس بات سے شام والوں کے لئے خوشخبری ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ

اس لئے کہ " لِأَنَّ مَلَائِكَةَ الرَّحْمٰنِ بَاسِطَةٌ أَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا "رحمان کے فرشتے اس ملک پر اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں۔ (ترمذی:3954،الصحیحۃ:503) میرے دوستو! ملک شام کے لوگوں کے ایمان اور حالات و کوائف کا اچھا رہنا ہمارے لئے بھی اچھا ہے اور ان کے ایمان اور حالات و کوائف کا خراب ہو جانے میں ہمارے لئے بھی بربادی ہے جیسا کہ سید الکونین محمد عربی ﷺ نے فرمایا" إِذَا فَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ "کہ جب شام والے بگڑ گئے تو سمجھو کہ تمہارے اندر بھی خیر و بھلائی نہیں رہے گی۔(ترمذی:2192،الصحیحۃ:404) یہی وہ سرزمین ہے جہاں پر خدا کا دوسرا گھر تعمیر ہوا تھا اور جو ہم سب کا قبلۂ اول بھی رہا ہے یعنی کہ مسجد اقصیٰ۔(بخاری:3366، مسلم:520) یہی وہ سرزمین ہے جہاں کے دمشق شہر میں سیدنا عیسی بن مریم کا نزول ہوگا۔(مسلم:2937) اور اسی سرزمین پر دجال اور یاجوج وماجوج کا خاتمہ بھی ہوگا۔(مسلم:2937) میرے دوستو یہی وہ سرزمین ہے جہاں پر ہم سب کو حساب و کتاب دینے کے لئے ایک نہ ایک دن جمع ہونا ہے۔(احمد:27626، مسند ابویعلی:7088،الصحیحۃ:3073) الغرض میرے بھائیو! یہ ملک شام ایک خیر و برکت والی اور اللہ کے نزدیک ایک محبوب وپسندیدہ سرزمین ہے۔

محترم سامعین! اب تک آپ نے ملک شام کی فضیلت واہمیت کے بارے میں سنا، اب آیئے میں آپ کو ملک شام کے موجودہ حالات وانقلاب کے بارے میں قرآن وحدیث کی روشنی میں کچھ اہم اہم باتیں بتادیتا ہوں تاکہ آپ کے ایمان ویقین اور مضبوط ہوجائیں، جیسا کہ میں نے شروع میں یہ بات بتلائی تھی کہ 08/دسمبر 2024 کے دن ملک شام میں ایک انقلاب آیا اور ظالم وجابر حاکم بشار الاسد اپنے ملک سے راتوں رات فرار ہوگیا، میرے دوستو! میں آپ کو کیا بتاؤں اس کے ظلم کی داستاں، ظالم بشار الاسد اور اس کا باپ حافظ الاسد دونوں باپ بیٹے نے ملک شام میں 1971ء سے لے کر 2024ء تک یعنی کم وبیش 55 سال حکومت کی اور ان دونوں باپ بیٹے نے ملک شام کے اندر لوگوں پر اور بالخصوص سنی مسلمانوں پر ظلم وستم کے وہ پہاڑ ڈھائے ہیں جو آج تک کسی کافر قوم نے بھی اتنا ظلم وستم کا پہاڑ مسلمانوں کے اوپر نہ ڈھایا ہوگا، تاریخ کے جھرونکوں سے آپ نے کبھی تاتاری قوم کا مسلمانوں کے قتل عام کے بارے میں ضرور بالضرور سنا ہوگا تو یہ دونوں باپ بیٹے اسی طرز عمل پر حکومت کرتے ہوئے سنی مسلمانوں پر ظلم وبربریت اور تشدد کے تمام حدوں کو توڑ ڈالا تھا، دونوں باپ بیٹے نے ملک شام کے اندر سنی مسلمانوں پر نیوکلیائی بم بھی داغے تھے، یہ دونوں باپ بیٹے اپنی طاقت وقوت کے نشے میں لاکھوں سنی مسلمانوں کا قتل عام بھی کیا، لاکھوں کی تعداد میں لوگ ملک شام چھوڑنے پر مجبور ہوئے صرف اتنا ہی نہیں بلکہ اس کے باپ کے دور حکومت میں سنی مسلمانوں پر اتنا ظلم کیا گیا، اتنا ظلم کیا گیا کہ لوگ درختوں کے پتے اور کتے بلی وغیرہ بھی کھانے پر مجبور ہوگئے تھے، یہی وہ ظالم بشار الاسد ہے جس نے ملک شام میں اپنا کلمہ بھی جاری کیا تھا! اعاذنا اللہ۔ ظالم باپ بیٹے نے لاکھوں کی تعداد میں لوگوں کو اپنے بنائے گئے چار منزلہ زیرزمین جیل خانہ میں قید کر رکھا تھا، جس کا نام ہی پڑ گیا المذبح یعنی ذبح ہونے کی جگہ یا پھر سرخ جیل بلکہ اس جیل کو ترکی کی ایک

سماجی تنظیم نے ڈیتھ کیمپ کا نام دیا تھا،اس صیدنایا جیل میں باپ بیٹے نے مل کر قیدیوں پر وہ ظلم وستم کے پہاڑ ڈھائے ہیں جو بہت ہی زیادہ تکلیف دہ بھی ہیں اور خون چکاں بھی ہیں، انقلاب کے بعد جب زیرزمین قیدخانوں کے دروازے کھولے گئے تو دل دہلانے والے عجیب وغریب واقعات سننے میں آرہے ہیں، سوشل میڈیا کے ذریعے یہ خبر بھی موصول ہوئی کہ اس قیدخانے میں ایک پریسنگ (دباؤڈالنے والی) مشین بھی تھی جس سے قیدیوں کو دبا کر موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا تھا،انقلاب کے بعد جب ایک قیدی باہر آیا تواسے یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ دنیا میں سورج نام کی بھی کوئی چیز ہے،اسی طرح سے ایک قیدی جب زمین دوز قید خانے سے رہاہوا تواسے یہ بات بھی معلوم نہیں تھی کہ دنیا میں موبائل نام کی بھی کوئی چیز ہے،الغرض باپ بیٹے کے بنائے گئے اس قیدخانے میں کوئی 20/سال تو کوئی 30/سال تو کوئی 40/سال تو کوئی 50/سال سے قید بامشقت کی زندگی گذار رہا تھا اور یہ سب کچھ شام کے سنی مسلمان 55 سال سے سہتے آرہے تھے اور پوری دنیا تماشہ دیکھ رہی تھی بلکہ یہ سب کچھ اقوام متحدہ جسے آپ مہذب وتعلیم یافتہ غنڈے وموالی اور ظالم وجلادوں کی تنظیم کہہ سکتے ہیں اور جسے اسلامی مملکت وحکومت کے خاتمے کے لئے ہی تشکیل دی گئی ہے ان کے آنکھوں کے سامنے بلکہ ان کے اشاروں پر ہی ہورہا تھا، میرے دوستو! آپ کو یہ جان کر بڑی حیرانی ہوگی کہ خلافت عثمانیہ کے زوال کے بعد سے ہی پورے عالم اسلام میں جہاں جہاں بھی مسلم حکمرانی قائم ہے اور تھی ہر جگہ پر بڑی چالاکی وعیاری اور ایک منصوبے کے تحت مسلم ممالک میں خانہ جنگی کی شروعات کی گئی وہ اس طرح سے کہ روس وامریکہ ،ایران وترکی اور بدبخت ازرائیل (اسرائیل) ان سب نے مل کر مسلم ممالک کی باگ ڈور ہمیشہ ایسے لوگوں کی سونپی جو اپنی رعایا کے مذہب ومسلک کے مخالف ہو تاکہ حکومت اور عوام میں ہمیشہ رسا کشی چلتی رہے ،مزید طرفہ تماشہ تو دیکھئے کہ یہی لوگ کبھی حکومت کی مدد کرتے ہیں تو کبھی باغیوں کی مدد کرتے ہیں اور یہ بھی ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ انہیں بدبختوں نے ہمیشہ سے دو مسلم ممالک کو جنگ وجدال کے الاؤ میں جھونکا ہے، اگر آپ کو میری باتوں پر یقین نہ ہو تو ذرا تاریخ کی ورق گردانی کیجئے اور ان ساری حقیقتوں کو سمجھنے کی کوشش کیجئے ، اب ذرا غور کیجئے یہی ملک شام ہے جہاں 80 فیصد سنی مسلمانوں کی تعداد ہے یہاں پر ان سب بدبختوں نے مل کر ایک کافر شیعی فرقہ نصیری سے تعلق رکھنے والے شخص حافظ الاسد کو شام کی گدی پر بیٹھا دیا تاکہ وہ اپنی رعایا کے ساتھ ظلم وزیادتی کرسکے اور اسی طرح سے آپ دوسری مثال ملک عراق کی بھی لے سکتے ہیں وہاں پر بھی صدام حسین کو لے کر کچھ ایسا ہی کیا گیا تھا، کاش کہ مسلم حکمراں وعوام عقل کے ناخن لے کر دشمن کی چالوں کو سمجھ پاتے ،ابھی شام ہی کے موجودہ حالات میں یہودیوں کی شرانگیزی دیکھئے کہ شام کی عوام نے جہاں ظالم بشارالاسد کا خاتمہ کیا وہیں دوسری طرف انہیں ایام میں یہودی فوج نے شام کے بعض حصوں پر بلکہ دمشق شہر سے صرف 25 کیلومیٹر دوری تک قبضہ بھی جمالیا ہے مگر اس بات کی فکر نہ تو وہاں کے لوگوں کو ہے اور نہ ہی ان فاتحین کو ہے جنہوں نے ملک شام کو فتح کیا ہے، آج لوگ اور بالخصوص سنی مسلمان خوشی سے پھولے نہیں سمارہے ہیں کہ ملک شام فتح ہوا ہے مگر انہیں اس کی حقیقت کا بالکل بھی علم نہیں ہے، کچھ لوگ تو بلاوجہ میں اس فتح کا سہرا ترکی کے سر باندھ رہے ہیں جب کہ ترکی یہ خود ایران وازرائیل کا پٹھو ہے، سوشل میڈیا پر لوگ خوشی کے پوسٹس

بھی شئیر کر رہے مگر انہیں اس بات کی قطعی جانکاری نہیں ہے کہ وہ کون لوگ ہیں جنھوں نے ظالم بشار الاسد کو ملک شام سے فرار ہونے پر مجبور کر دیا، ان باغیوں کی مدد کون کر رہا ہے اور یہ سب کچھ کس کے اشارے سے ہو رہا ہے؟ اور کیوں ہو رہا ہے؟ ان سب باتوں سے لوگ بالکل ہی بے خبر و ناآشنا ہیں، میرے دوستو! ہو سکتا ہے کہ میری اس بات سے کسی کو اختلاف ہو مگر ان شاء اللہ ایک دن حقیقت طشت از بام ضرور بالضرور ہو جائے گی اور لوگوں کو ان فاتحین کی حقیقت کا علم ضرور ہو گا، آپ یہ سن لیں اور جان لیں کہ یہ فاتحین لوگ بھی مسلمانوں کے حق میں کچھ اچھے نہیں ہیں اور نہ ہی یہ مسلمانوں کے خیر خواہ ہیں، ان کے لیڈروں کے بیان سے تو ایسا لگ رہا ہے کہ یہ سب کے سب خوارج اور مسلمانوں کے کٹر دشمن اور ایران واز رائیل کے اشارۂ ابرو پر مسلم ممالک میں خانہ جنگی پیدا کرنے والے لوگ ہیں، میں ایسا اس لئے کہہ رہا ہوں کہ ان فاتحین کے ایک لیڈر کا بیان آپ نے ضرور سنا ہو گا جو بڑے فخر سے یہ کہہ رہا تھا کہ یہ تو ابھی ملک شام کو ہم نے فتح کیا ہے، ابھی مکہ ومدینہ باقی ہے ہم وہ بھی فتح کریں گے، اب آپ ہی خود فیصلہ کریں کہ اگر یہ لوگ سنی مسلمانوں کے حق میں بہتر ہوتے تو کیا وہ اس طرح کی باتیں کہتے؟ ہر گز نہیں! ذرا سوچئے کہ کیا مکہ مدینہ میں بشار الاسد کی طرح کسی کافر کی حکومت ہے جو یہ لوگ فتح کرنے کی بات کر رہے ہیں، یقینا ان کے لیڈروں کے بیانات سے یہ بات اظہر من الشّمس ہے کہ یہ ملک شام کے فاتحین ملک شام اور دیگر مسلمانوں کے حق میں کچھ اچھے نہیں ہیں۔ واللہ اعلم ، واللہ المستعان۔ تو خیر میں یہ کہہ رہا تھا کہ ملک شام کے اوپر یہ دونوں باپ بیٹے حافظ الاسد اور بشار الاسد نے جب اپنی رعایا پر ظلم وستم کا بازار گرم کیا تو قدرت کا قانون ہے کہ جب ظلم کا گھڑا بھر جاتا ہے تو ٹوٹ جاتا ہے، کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے:

ظلم پھر ظلم ہے بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے
خون پھر خون ہے ٹپکے گا تو جم جائے گا

میرے دوستو! آج ملک شام کے انقلاب نے دنیا والوں اور ہر ظالم کو یہ پیغام دے دیا ہے کہ ظالم کتنا بڑا طاقتور ہی کیوں نہ ہو، اس کے پاس نیوکلیائی ہتھیار ہی کیوں نہ ہو، اس کے پاس جدید سے جدید اسلحہ ہی کیوں نہ ہو، اس کے پاس فوجوں کا لاؤ ولشکر ہی کیوں نہ ہو، ظالم چالاک وعیار اور دنیا کا سب سے بڑا عقلمند ہی کیوں نہ ہو، وہ وقت کا سوپر پاور ہی کیوں نہ ہو! اس کی نصرت وحمایت کے لئے ساری دنیا یکجا کیوں نہ ہو جائیں مگر وہ اللہ کی پکڑ سے بچ نہیں سکتا ہے، ظالموں کو دنیا میں ہی ضرور بالضرور سزا ملتی ہے، ذرا یاد کیجئے کہ اس روئے زمین پر کیسے کیسے جابر وظالم حکمراں پیدا ہوئے، کیسی کیسی طاقتور قومیں پیدا کی گئیں تھی جن میں سے ایک قوم کے بارے میں رب نے خود کہا کہ " الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ " قوم عاد کی مانند کوئی بھی قوم ملکوں میں پیدا نہیں کی گئی۔ (الفجر: 8) ایسی ایسی طاقتور قوموں اور فرعون جیسے طاقتور بادشاہوں نے بھی جب ظلم وزیادتی کا بازار گرم کیا تو " فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ " بالآخر تمہارے رب نے ان سب پر عذاب کا کوڑا برسایا (الفجر: 13) اور رب العزت نے اپنے

عذاب کا ایسا کوڑا برسایا کہ ہر طرح کی شان و شوکت اور طاقت و قوت رکھنے کے باوجود بھی وہ سب کے سب اپنے آپ کو اللہ کے عذاب سے بچا نہیں سکے ،آج جب ظالموں کو ڈھیل ملی ہوئی ہے تو وہ اس کو اپنی ہوشیاری سمجھ رہے ہیں اور عقلمندی کا نام دے رہے ہیں مگر انہیں اس بات کا قطعاً اندازہ نہیں ہے کہ جب ظالموں کی پکڑ ہوتی ہے تو پھر انہیں سوچنے سمجھنے کی مہلت نہیں دی جاتی ہے جیسا کہ ہمارے اور آپ کے آقا محبوب خداﷺ نے فرمایا کہ ”إِنَّ اللَّهَ لَيُمْلِي لِلظَّالِمِ حَتَّى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ “ بے شک اللہ تعالی ظالموں کو دنیا میں چند روز مہلت دیتا رہتا ہے پھر جب اس کو پکڑتا ہے تو اس کو چھوڑتا نہیں ہے ، یہ کہہ کر آپ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی کہ ” وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ “ تیرے پروردگار کی پکڑ کا یہی طریقہ ہے کہ جب وہ بستیوں کے رہنے والے ظالموں کو پکڑتا ہے تو بیشک اس کی پکڑ دکھ دینے والی اور نہایت سخت ہوتی ہے۔(ھود:102،بخاری:4686، مسلم:2583) یقینا جب ظالموں کو مہلت ملتی ہے اور فی الفور ان کی پکڑ نہیں کی جاتی ہے تو وہ اس مہلت کو اپنی طاقت و قوت سمجھتے ہیں اور یہ سوچ کر ظلم پر ظلم کرتے جاتے ہیں کہ ہمیں کوئی پکڑنے والا نہیں مگر جب ظالموں کی پکڑ ہوتی ہے تو یہ ساری چیزیں دھری کی دھری رہ جاتی ہے، ابھی آپ نے اپنے آنکھوں سے دیکھا اور اپنے کانوں سے سنا ہوگا کہ ظالم بشارالاسد جہاں اس نے 24 سال حکومت کئے جہاں اس کا طوطی بولتا تھا اور جہاں کی ساری فوجیں اس کے اشاروں پر ناچتی تھی آج وہی انسان بے یارومددگار راتوں رات اپنے بیوی بچوں کو لے کر ملک شام سے فرار ہوگیا، یہ آج کے چھوٹے موٹے طاقتور ظالم لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم جو چاہیں کریں، ہم جو چاہیں وہ لوگوں پر نافذ کریں ہمیں کوئی پکڑنے والا نہیں مگر وہ یہ بھول رہے ہیں کہ جب قدرت ظالم کو پکڑتی ہے تو اسے مہلت نہیں دیتی ہے اور ملک شام کے انقلاب سے ہر ظالم یہ جان لیں اور یہ یاد رکھ لیں کہ ہر ظالم کو رب العزت دنیا میں ہی ضرور بالضرور ظلم کی سزا دے کر رہتا ہے جیسا کہ جناب محمد عربی ﷺ نے فرمایا” كُلُّ ذُنُوبٍ يُؤَخِّرُ اللَّهُ مِنْهَا مَا شَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا الْبَغْيَ وَعُقُوقَ الْوَالِدَيْنِ أَوْ قَطِيعَةَ الرَّحِمِ يُعَجِّلُ لِصَاحِبِهَا فِي الدُّنْيَا قَبْلَ الْمَوْتِ “کہ تمام گناہوں میں سے اللہ تعالی جس کی چاہے سزا کو قیامت کے دن تک کے لئے مؤخر کردے سوائے ظلم اور والدین کی نافرمانی یا پھر قطع رحمی کے،ان گناہوں کے مرتکب کو اللہ تعالی دنیا میں ہی بہت جلد سزا دیتا ہے۔(صحیح الادب المفرد للألبانی:591) اس لئے ہر ظالم ملک شام کے انقلاب سے سبق سیکھ لے اور اپنی حرکت سے باز آجائے ورنہ بزبان شاعر

وقت بدلے گا کبھی ہم کو یقیں ہے اس کا
جیسی کرتے ہو تمہاری بھی مدارت ہوگی

میرے بھائیو اور بہنو! ملک شام کے انقلاب نے اہل دنیا کو یہ پیغام دے دیا ہے کہ ظالموں کی ہلاکت وبربادی ایک نہ ایک دن یقینی ہے،آج ظلم کرنے والے اپنی شان و شوکت اور اقتدار کی طاقت و قوت کے نشے میں چور ہیں اور وہ یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہمیں کوئی

پکڑنے والا نہیں، ہمیں کوئی سزا دینے والا نہیں، ہم سے کوئی انتقام لینے والا نہیں، ہم جیسا اور جس طرح سے چاہیں قانون بنائیں ، ہم جس کو چاہیں سلاخوں کے پیچھے ڈال دیں اور جس کو چاہیں اس کو باعزت بری کردیں، ہم جس پر چاہیں اس پر بلڈوزر چلادیں اور جس کو چاہیں اس کو پھولوں کا ہار پہنادیں ہم سے کوئی پوچھ تاچھ کرنے والا نہیں ! مگر وہ لوگ یہ بھول رہے ہیں کہ اوپر آسمانوں میں ایک ایسی ذات بھی ہے جو ظالموں کو کبھی معاف نہیں کرتی ہے جیساکہ فرمان باری تعالی ہے " وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِنْ أَرْضِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا فَأَوْحَى إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظَّالِمِينَ " اور کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا کہ ہم تمہیں ملک بدر کردیں گے یا تم پھر سے ہمارے مذہب میں لوٹ آؤ، تو ان کے پروردگار نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ ہم ان ظالموں کو ہی غارت کردیں گے۔ (ابراہیم: 13) یہ ہر مظلوم کے لئے ایک تسلی بھرا پیغام ہے کہ وہ تھوڑا صبر کرلیں ایک نہ ایک دن ہر ظالم کی ہلاکت و بربادی یقینی ہے۔

میرے دوستو!

ملک شام کے انقلاب نے اہل دنیا کو یہ پیغام بھی دے دیا ہے کہ ظالم خواہ کتنا ہی طاقتور و عقلمند کیوں نہ ہو مگر ظالم کبھی بھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکتا ہے، ظالم گرچہ ساری دنیا کی طاقتور ممالک سے دوستیاں کرلے، تلوے چاٹ لے یا پھر کسی سوپر پاور کی چمچہ گری کرلے مگر ظالم کبھی بھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکتا ہے جیساکہ رب العزت نے اپنے کلام پاک میں کئی جگہ پر یہ اعلان کردیا ہے کہ " إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ " اے لوگو! یاد رکھو ظالم کبھی بھی کامیاب نہیں ہوسکتا ہے۔ (الانعام: 21، یوسف: 23) میرے دوستو! قرآن اور تاریخ کے اوراق گواہ ہیں کہ یقینا ظالم کبھی بھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکا ہے مثال کے طور پر آپ فرعون ہی کی بات لے لیجئے اس نے اپنی حکومت کو بچانے کے لئے کیا کچھ نہیں کیا، بنی اسرائیل پر کیا کچھ ظلم نہیں ڈھایا، لاکھوں اور اربوں بچوں کو قتل کیا مگر پھر بھی موسی علیہ السلام کے ہاتھوں غرق آب ہو کر نشان عبرت بن گیا، اسی طرح سے دوسری مثال لے لیجئے عزیز مصر کی بیوی نے سیدنا یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کو اپنے جھانسے میں پھنسانے کے لئے کیا کچھ نہیں کیا، سیدنا یوسف علیہ السلام کو قید خانے میں ڈالوادیا مگر پھر بھی اسے کامیابی نہ ملی اور وہ خود ذلیل و رسوا ہوئی اور حضرت یوسف علیہ السلام اتنے معزز و مکرم بنے کہ ان کے قدموں میں پوری ملک کی بادشاہت آگئی، یقینا ظالم کبھی بھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکتا ہے، یقینا اس ظالم باپ بیٹے نے بھی اپنی حکومت و سلطنت کو محفوظ رکھنے کے لئے کیا کچھ نہیں کیا، ہزار ہا جتن کئے، لاکھوں لوگوں کی جانیں لیں مگر پھر بھی ایک دن ایسا آیا کہ بے یارومددگار اپنا ملک اور اپنی جائداد و ملکیت کو چھوڑ کر اسے فرار ہونا پڑا، ایک وقت تھا کہ اس ظالم باپ بیٹے کے ساتھ ساری دنیا کھڑی تھی، ادھر سے روس و ایران اور امریکہ و ازرائیل (اسرائیل) اور نہ جانے کن کن ممالک نے ظلم و زیادتی پر اس کی خوب مدد کی تھی اور خوب پیٹھ تھپتھپائی تھی

مگر آج اسی امریکہ نے اس کو پناہ دینے سے انکار کر دیا، سچ فرمایا ہے ہمارے رب نے کہ ظالم کے مددگار نہیں ہوتے ہیں، فرمایا " وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ "اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ (البقرۃ: 270)

برادران اسلام! ملک شام کے انقلاب نے اہل دنیا کو ایک اور سب سے بڑا پیغام دے دیا ہے کہ کوئی بھی حکومت لوگوں پر ظلم وزیادتی کرکے زیادہ دن تک حکومت نہیں کر سکتی ہے، شام کے انقلاب نے ببانگ دہل یہ پیغام دے دیا ہے کہ عوام کو تکلیف دے کرکے اور ان کے اموال کو غصب کرکے، لوگوں کو ڈرا دھمکا کرکے یا پھر اہل ثروت کی خرید و فروخت کرکے کوئی بھی حکومت تادیر قائم نہیں رہ سکتی ہے، آج جگہ جگہ پر ظلم اپنے انتہا پر ہے، طاقت وقوت کے نشے میں چور ظالم یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم جیسا چاہیں ویسا قانون نافذ کردیں، ظالم یہ سمجھ رہا ہے کہ ہم سے زیادہ کوئی عقلمند اور ہوشیار نہیں، آج ظالم اپنے آپ کو بہت ہوشیار اور چالاک سمجھ رہا ہے، ظالم لوگوں پر ظلم وستم کے پہاڑ ڈھا کر، طرح طرح کے حیلوں اور بہانوں سے اقلیتوں کے حقوق کو غصب کرکے، کمزور وناتواں طبقوں کے حقوق کو مار کر ظالم اپنی سیاسی کرسی کو چمکانا چاہتا ہے اور وہ یہ سمجھ رہا ہے کہ وہ جو بھی کر رہا ہے وہ بہت اچھا کر رہا ہے، آج ظالم اس بات سے بہت خوش ہو رہا ہے کہ اس کا ہر آئیڈیا اور ہر پلان کامیاب ہوتا جارہا ہے مگر اسے اس بات کی خبر نہیں ہے کہ عوام پر ظلم وزیادتی کرنے سے اور عوام کے مالوں اور زمینوں کو ہتھیا کر حکومت کرنے سے کوئی بھی حکومت تادیر قائم نہیں رہ سکتی ہے الغرض شام کے انقلاب نے اہل دنیا کو یہ پیغام دے دیا ہے کہ حکومت ظلم وجبر سے نہیں بلکہ عوام کی ضرورتوں وسہولیتوں، عوام کی پریشانیوں اور عوام کے مسائل وغیرہ کو دور کرنے سے ہی حکومت قائم رہ سکتی ہے۔

میرے پیارے پیارے بھائیو اور بہنو!

ملک شام کے انقلاب نے اہل دنیا کو ایک اور پیغام دے کر سب سے بڑی سچائی سے روشناس کرادیا ہے کہ ظالم خواہ کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو! ظالم کتنا ہی ہوشیار اور چالاک کیوں نہ ہو! ظالم کی پہنچ اوپر تک ہی کیوں نہ ہو! ظالم کی حمایت میں پوری دنیا ہی کیوں نہ کھڑی ہو، ظالم کے پاس ہر طرح کے ایٹمی ہتھیار ہی کیوں نہ ہو مگر یہ قدرت کا اٹل قانون ہے کہ ایک ظالم کو ہلاک وبرباد کرنے کے لئے ایک اور ظالم کو اس کے اوپر مسلط کردیا جاتا ہے سنئے قرآن کے اندر رب العزت کا اعلان " وَكَذَلِكَ نُوَلِّي بَعْضَ الظَّالِمِينَ بَعْضًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ "کہ اور اسی طرح سے ہم ظالموں کے ساتھ معاملہ کرتے ہیں کہ ان کے کرتوتوں کی وجہ سے ایک ظالم کو دوسرے ظالم پر مسلط کردیتے ہیں اور ایک ظالم کا انتقام دوسرے ظالم سے لے لیتے ہیں۔ (الانعام: 129)

برادران اسلام!

ظالموں کی ہلاکت وبربادی اس لئے بھی یقینی ہوتی ہے کہ ہر ظالم کسی نہ کسی مظلوم کی بددعا کا شکار ضرور بالضرور ہو جاتا ہے کیونکہ مظلوم کی فریاد اس تیر کی طرح ہوتی ہے جس سے ظالم کبھی بچ نہیں سکتا ہے، مظلوموں کی آہ ونالہ کو رب کریم ضرور بالضرور قبول کرلیتا ہے جیسا کہ حبیب کائنات ومحبوب خدا ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگو! " اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ

بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ "مظلوم کی آہ وبددعا سے بچو کیونکہ مظلوم اور اللہ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی ہے۔ (بخاری:2448، مسلم:19) رب کریم کا عدل وانصاف دیکھئے کہ مظلوم کافرومشرک وبدکاراور فاسق وفاجر ہی کیوں نہ ہو مگر اس کی فریاد کو شرف قبولیت سے ضرور بخشتا ہے جیسا کہ سرور کونین ﷺ نے فرمایا" دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ مُسْتَجَابَةٌ وَإِنْ كَانَ فَاجِرًا فَفُجُورُهُ عَلَى نَفْسِهِ " مظلوم کی آہ ونالہ کو ضرور بالضرور شرف قبولیت سے نوازا جاتا ہے گرچہ مظلوم گنہگار فاسق وفاجر اور کافر ہی کیوں نہ ہو اگر مظلوم فاسق وفاجر اور کافر ہے تو اس کے فسق وفجور اور کفر کا وبال اسی کے اوپر ہوگا مگر اس کی آہ سنی جائے گی۔(الصحیحۃ:767،احمد:8795،12549) اور ایک دوسری روایت کے اندر ہے حبیب کائنات ﷺ نے فرمایا کہ" ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لَهُنَّ لَا شَكَّ فِيهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ " تین قسم کی دعائیں ایسی ہیں جن کے قبول ہونے میں کوئی شک ہی نہیں ہے نمبر ایک مظلوم کی آہ، نمبر دو مسافر کی دعا اور نمبر تین اولاد کے حق میں والد کی دعا۔(ابن ماجہ:3862، قال الالبانیؒ: اسنادہ حسن) آپ کیا سمجھتے ہیں! کیا شام کے لوگوں اور کال کوٹھریوں میں قید بامشقت کی زندگی گذارنے والوں نے ظالم باپ بیٹے کے حق میں بددعائیں نہیں کی ہوں گی ضرور بالضرور کی ہوگی تبھی تو آج ظالم بشارالاسد کو اپنے ملک سے فرار ہونا پڑا، کسی شاعر نے کیا ہی خوب ترجمانی کی ہے:

مظلوم کے دل کا ہر نالہ تاثیر میں ڈوبا ہوتا ہے
ظالم کو کوئی جا کر دے خبر، انجام ستم کیا ہوتا ہے

اب آخر میں رب العزت سے دعاگو ہوں کہ اے الہ العالمین جہاں جہاں بھی آج مسلمان مظلوم ہیں تو ان سب کی مدد فرما" رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ" کہ اے ہمارے رب! ہم کو ان ظالموں کے واسطے فتنہ نہ بنا۔آمین ثم آمین یارب العالمین۔

طالب دعا
ابومعاویہ شارب بن شاکرالسّلفی
امام وخطیب مرکز مسجد اہل حدیث۔فتح دروازہ۔آدونی
ناظم جامعہ ام القری للبنین والبنات۔آدونی۔کرنول۔آندھراپردیش
Sharibsalafi9885@gmail.com
9885294745